مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ ہجرت ۔ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ آج حضور نے طلبائے میٹرک کے علاوہ ۸ اصحاب کو دو گھنٹے باون منٹ شرف ملاقات بخشا ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جناب ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب ۔ انچارج صاحب تحریک جدید اور ناظم صاحب تجارت کو بھی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں حقائق و معارف بیان فرماتے رہے ۔

— حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ عرصہ سے بیمار ہیں ۔ آج دوپہر سے طبیعت زیادہ ناساز ہے ۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی سمیع اللہ صاحب کو میانوالی سکھوں کے دیوان میں تقریر کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

جلد ۳۴ | ۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۲۶

آسمانی مصلح اور زمینی راہنماؤں میں مابہ الامتیاز

گاندھی جی ہندوستان کے ممتاز اور چوٹی کے لیڈروں میں سے ہیں ۔ آپ کم و بیش گزشتہ نصف صدی سے ہندوستان کی ہندو سیاسیات پر چھائے ہوئے ہیں ۔ ہندو قوم کو مذہبی لحاظ سے بھی آپ سے اس قسم کی عقیدت ہے ۔ کہ آپ کی زندگی میں ہی آپ کا بُت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی گئی ہے ۔ غرض گاندھی جی مسلمہ طور پر آج ہندو قوم کے لیڈر اور راہ نما ہیں ۔

لیکن اتنا اثر و رسوخ رکھنے والا لیڈر بھی صرف وہی امور اپنے عقیدت مندوں اور پجاریوں سے منوانے میں کامیاب ہو سکا ہے جو ان کے رجحانات ۔ میلانات اور خواہشات کے مطابق تھے ۔ اور جونہی اس نے کوئی ایسی بات پیش کی ۔ جو اس کے عقیدت مندوں کی خواہش اور میلان کے خلاف تھی ۔ تمام محبت و عقیدت کے جذبات کے باوجود اسکو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا ۔ انگریزوں سے آزادی اور سوراج کا مطالبہ اور اس کے لئے جدوجہد کرنا ہر ہندوستانی کی خواہش اور فطرت کے مطابق تھا ۔ اس لئے جونہی گاندھی جی نے ہندوستان کی آزادی کی آواز بلند کی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا ۔ اور سارا ملک آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا ۔ لیکن انہی گاندھی جی نے جب "اہنسا" یعنی عدم تشدد کا اصول پیش کیا ۔ اور اسے اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ۔ تو باوجود اپنی انتہائی کوشش کے ۔ باوجود اپنی چالیس سالہ جدوجہد اور مسلسل پروپیگنڈے کے آج بھی یہ کیفیت ہے ۔ کہ ملک تو درکنار خود ہندو قوم کی نمایاں اکثریت نے بھی اسے تسلیم نہیں کیا ۔ حتیٰ کہ آج بھی جبکہ گاندھی جی کی شہرت اور مقبولیت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے ۔ آپ کو بادل ناخواستہ یہ اعلان کرنا پڑا ہے ۔ کہ

"کانگرس کے آئین میں ایک دُور رس تبدیلی کرنی چاہیئے ۔ سب سے اہم تبدیلی جو جھوٹ اور فریب سے بچنے کے لئے ضروری ہے ۔ یہ ہے کہ "جائز اور امن پسندانہ" کے الفاظ کانگرس کے آئین میں سے اڑا دیئے جائیں ۔ نیز کھادی کے متعلق بھی جملہ اڑا دیا جائے کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے کانگرسی نہ تو عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں ۔ اور نہ کھادی پر ۔" (ہری جن بحوالہ ویر بھارت ۱۲ مئی ۴۶ء)

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ گاندھی جی نے عمر بھر یہی دو چیزیں ایسی پیش کی تھیں ۔ جو عوام کی خواہش اور رجحان سے گو مطابقت نہ رکھتی تھیں ۔ لیکن مصلحت وقت کے عین مطابق تھیں ۔ مگر باوجود اس کے اپنے سارے اثر و رسوخ اور سالہا سال کے منظم اور مسلسل پراپیگنڈے کے وہ اپنی قوم سے یہ باتیں بھی نہ منوا سکے ۔ حتیٰ کہ خود کانگرس میں بھی (جس کے سیاہ و سفید کے سارے اختیارات آپ کے ہاتھ میں ہیں) آپ کو اتنی نمایاں اور بڑی تعداد میں ان باتوں کی خلاف ورزی کرنے والے نظر آتے ہیں ۔ کہ آپ کو مجبوراً کانگرس کے بنیادی آئین میں تبدیلی کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ۔ یہ ہے ایک ایسے زمینی لیڈر کی کامیابی کی تفصیل جسے قبولیت اور شہرت کے لحاظ سے ایک بڑا خوش قسمت اور کامیاب راہ نما سمجھا جاتا ہے ۔

اب آئیے ایک آسمانی مصلح اور راہ نما کا طریق کار دیکھیں ۔ آج سے ساٹھ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ کے حکم اور اذن سے دنیا کی اخلاقی اور روحانی راہ نمائی کرنے کا دعوےٰ فرمایا ۔ آپ نے قریباً ہر بات دنیا کے عام رجحان اور میلان کے خلاف پیش فرمائی ۔ مثلاً آپ نے مادیت اور دہریت کی رَو میں بڑی تیزی سے بہنے والی دنیا کو روحانیت ۔ خدا پرستی ۔ اور پرہیزگاری کا پیغام دیا (۲) عیسائیت کی ترقی کیوجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور زندہ ہونے کا عقیدہ بڑی سرعت کے ساتھ دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل رہا تھا ۔ لیکن آپ نے ان دونوں باطل عقائد کی بڑی شد و مد کے ساتھ تردید فرمائی ۔ (۳) ختم نبوت کا عقیدہ کسی نہ کسی رنگ میں ہر مذہب میں راسخ ہو چکا تھا لیکن آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا کہ خدا کے نبی اب بھی آ سکتے ہیں ۔ بلکہ ہمیشہ آتے رہیں گے (۴) اہم اسلامی مسائل مثلاً حرمت سود ۔ کثرت ازدواج اور پردہ وغیرہ کو بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ۔ حالانکہ یہ وہ مسائل تھے ۔ جو زمانہ کی رَو سے بالکل مخالف سمجھے جاتے تھے ۔ اور خود مسلمانوں کے اکابر بھی ان کی تاویلیں کر کے انہیں مغربیت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کر رہے تھے

غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغیر کسی ظاہری مدد کے تن تنہا کھڑے ہوئے اور قریباً تمام معاملات میں زمانہ کی عام رَو کے بالکل متضاد امور دنیا کے سامنے پیش کئے ایسے امور جن کے متعلق بظاہر یہ گمان بھی نہ کیا جا سکتا تھا ۔ کہ دنیا میں ان کی قبولیت پیدا ہو سکتی ہے ۔ لیکن تمام ناموافق حالات کے باوجود آپ نے بڑی تحدی سے یہ اعلان فرمایا ۔ کہ "اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے ۔ جسنے زمین و آسمان بنایا ۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا ۔ اور حجت و برہان کی رو سے سب پر انکو غلبہ بخشیگا ۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا ۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا ۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالیگا" (تذکرۃ الشہادتین)

"خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا ۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلیگا ۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا ۔ یہ باتیں انسان کی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر : مرزا (؟)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خط کا جواب

کانگرس اور مسلم لیگ کا سمجھوتہ نہ ہونے پر ہم کیا کریں گے

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ

خط

دہلی سے ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا:-

"اخبار انگریزی DAWN میں آں قبلہ کا برقیہ برسد Cabinet Mission نظر حقیر سے گذرا۔ فرمان گرامی کی تعمیل کے لئے دل بلیوں اچھلا۔ آپ کے عقیدت مندان سعادت شہادت کیلئے بیتاب ہیں ازراہ بندہ پروری اتنا ارشاد فرمائیں۔ اور فتویٰ گرامی سے حقیر کو جلد نوازیں۔ کہ مسلمانان ہندوستان کی یہ جنگ آزادی فی الحقیقت جہاد فی الدین و فی السیف ہوگی"۔

جواب

اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا

میں نے ڈان دیکھا ہے۔ نہ مجھے معلوم ہے۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نمائندہ مجھے ملا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کانگرس مسلم لیگ سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو آپ کیا کریں گے۔ میں نے کہا تھا۔ کانگرس حق پر ہوئی۔ تو اس کا ساتھ دیں گے۔ مسلم لیگ کے مطالبے حق پر ہوں۔ تو اس کا ساتھ دیں گے۔ اور فساد کو روکنے کی کوشش ہم کریں گے۔ نہ معلوم ڈان میں کیا چھپا ہے۔ باقی رہا جہاد تو ہم اس امر کے قائل نہیں کہ مداخلت فی الدین کے بغیر جہاد جائز ہو۔ اور وہ بھی ہجرت سے پہلے۔ اگر کسی نے یہ لکھا ہے۔ کہ ہم جہاد کو سیاسی جھگڑوں کے نپٹانے کے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ تو غلط لکھا ہے۔

(بقیہ صفحہ اول)

باقی نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں" (لیکچر سیالکوٹ)

اس مقدس ہستی کا پیغام جب دنیا نے سنا۔ تو ہر مذہب و ملت کی طرف سے مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ دنیا نے ہر جائز و ناجائز طریق سے اس آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ لیکن کیا وہ اپنے مقدس مشن میں ناکام رہا؟ آج اس کے جھنڈے تلے ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لاکھوں افراد کی ایک عظیم الشان جماعت موجود ہے۔ جو ہر مسئلہ میں اس کی رائے کے آگے سر تسلیم خم کرکے اس کی ادنیٰ غلامی میں فخر محسوس کرتی ہے۔ اور دشمن تک حیران ہوکر یہ کہہ رہا ہے۔ کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں"۔ "یہ (جماعت احمدیہ) ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں" (زمیندار [illegible])

جو لوگ دنیاوی لیڈروں کی کامیابی کو احمدیت کی کامیابی کے بالمقابل پیش کر دیا کرتے ہیں وہ دیکھیں اور غور کریں کہ ان دونوں کامیابیوں میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ دنیا کے رجحان اور خواہشات کو پیش کر کے کامیابی حاصل کر لینا کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اصل کامیابی تو یہی ہے۔ کہ بغیر سرو سامان کے۔ دنیا کے رجحان کے بالکل خلاف ایک بات پیش کی جائے۔ اور پھر انتہائی مخالفتوں کے باوجود لاکھوں انسانوں سے اس بات کی حقانیت تسلیم کرا لی جائے۔ یہی وہ نمایاں اور بین فرق ہے۔ جو آسمانی مصلحین کو دنیوی راہنماؤں سے ممتاز کرتا ہے۔ اور یہی وہ فرق ہے جو آج احمدیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زندہ اور روشن دلیل ہے۔ ع

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
(المسیح الموعودؑ)

(خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھش مطابق ۲۹ مئی ۱۹۴۶ء

زندگی وقف کرنے والے طلباء کے متعلق ارشادات

بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں فرمایا۔ آج ان لڑکوں سے انٹرویو لیا۔ جنہوں نے خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ اس موقعہ پر خوشی بھی ہوئی۔ مگر حیرت بھی اور شبہ بھی پیدا ہوا۔ کہ مبالغہ نہ کیا گیا ہو۔ ایک دو کے سوا باقی سب لڑکوں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ وہ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونگے۔ اگر یہ درست ثابت ہوا تو معلوم ہوتا ہے کہ سکول نے بڑی ترقی کی ہے جن ۲۷ لڑکوں میں سے ۲۔۳ کے سوا باقی سب نے سائنس لی ہے۔ اگر وہ سائنس لے کر فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوں۔ تو اور بھی خوشی کی بات ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوگا کہ انہوں نے بہت زیادہ محنت کی ہے۔ اور یہ بھی کہ لڑکے ذہین اور ہوشیار ہیں۔ اور دنیا میں ذہین اور ہوشیار ہی اعلیٰ کارنامے سر انجام دیتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کی مثالیں دے کر بیان فرمایا۔ کہ انبیاء اور ماموروں کی صحبت سے بھی وہی لوگ زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو ذہین اور قابل ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ ذہین لڑکے یہ خیال کرکے کہ ان کے ماں باپ ان کے لئے کس مشکل سے اخراجات مہیا کرتے ہیں۔ خوب محنت اور کوشش تعلیم حاصل کرنے میں کرتے ہیں۔ مگر جو کند ذہن ہوتے ہیں۔ ان کا اس طرف خیال ہی نہیں جاتا۔ اور وہ کھیل کود میں وقت اور روپیہ ضائع کر دیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی۔ کہ زندگی وقف کرنے والے اچھے ذہین لڑکے ہیں۔ اگر ان کا خیال درست ثابت ہوا۔ اور ایسا نہ ہوا۔ کہ مجھے یہ سمجھنا پڑے کہ انہوں نے مبالغہ کیا اگر جماعت کے ذہین طبقہ میں خدمت اسلام کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کے نتائج جتنے بھی اعلیٰ قیاس کر سکیں تھوڑے ہیں۔ میں دوسرے لڑکوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دنیا میں اعداد و شمار کا مقابلہ ذہانت اور قابلیت ہی کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ۔ کہ کئی گروہ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی تعداد قلیل ہوتی ہے۔ مگر افراد میں قابلیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جیت جاتے ہیں۔ اگر ہمارے نوجوان اچھی طرح محنت اور کوشش کریں اور اپنے اندر اعلیٰ قابلیت پیدا کریں۔ تو ہم تھوڑے ہوکر بھی جیت سکتے ہیں۔ ان حالات میں ہماری کامیابی بہت کچھ ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ کوشش کریں تو تھوڑے ہی عرصہ میں کایا پلٹ سکتے ہیں۔ ہمارے نوجوان اگر اعلیٰ قابلیت دکھانے لگیں۔ تو اعداد و شمار کی کوئی حقیقت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ ہر جگہ احمدی ہی احمدی چھا جائیں گے۔ پس ہر احمدی نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کرے۔ اور ہر کام کی چوٹی پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ کہ "کمال کن تا عزیز جہاں شوی" کا مصداق بنے۔ ورنہ دنیا کا فتح کرنا مشکل ہے ہاں جب سب کمال پیدا کرلیں گے۔ تو دنیا کا فتح کرنا بالکل آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہمارا مبلغ جہاں بھی تبلیغ کر رہا ہوگا۔ وہاں ہر بات اس کی مدد کر رہی ہوگی۔ کہ یہ اس قوم کا مبلغ ہے جس میں ایسے ایسے اعلیٰ پایہ کے انسان ہیں۔ جب کوئی قوم قابلیت اور لیاقت میں بڑھ جاتی ہے۔ تو اس کے ہر فرد کی قدر و قیمت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی بات توجہ سے سنی جاتی ہے پس ہمارے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور عزم رکھنا چاہیئے کہ فلاں فن میں چوٹی کا انسان بننا ہے۔ یا اسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے قادیان اور بیرونی جماعتوں سے چندہ زیادہ باقاعدگی کے ساتھ وصول کرنے کا ارشاد فرمایا۔ قادیان کے متعلق فرمایا۔ اگر سب احمدیوں سے باقاعدہ اور باشرح چندہ وصول کیا جائے۔ تو ساٹھ ہزار سے زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔ اور ساری جماعت کا چندہ باقاعدہ وصولی سے چھ سات لاکھ بڑھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کو فتح کرنے کا ہمیں سامان تو سارا دے دیا ہے۔ بلکہ ایسا سامان دیا ہے۔ جو کسی اور کے پاس نہیں اب اس سے کام لینا ہمارا فرض ہے۔ حضور نے فرمایا۔ دنیا میں کوئی ایک ہاتھ بھی ایسا نہیں سوائے میرے ہاتھ کے جس پر دو لاکھ انسانوں نے وہ اقرار کیا ہو جو میرے ہاتھ پر کیا ہے۔ اگر یہ سب کے سب دنیا کو فتح کرنے کا عزم لے کر کھڑے ہو جائیں۔ اور کوئی قربانی کرنے سے دریغ نہ کریں۔ تو دنیا ان کے سامنے اس طرح اڑ جائے جس طرح بھوسہ ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ (خاکسار غلام نبی)

102

عدن میں غلامانِ محمود کا ورود

اور

ولی العہد احمد بن حمید الدین بن یحییٰ شہزادہ یمن کو احمدیت کا پیغام

عدن کا شہر

مورخہ ۱۳ اپریل ہم "رضوانی" جہاز پر سوار ہوئے۔ اور مکرم ڈاکٹر فیروز الدین صاحب آف عدن کی معیت میں ۸ مئی عدن پہنچے۔ عدن کا شہر پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ اور تین مختلف حصوں میں تقسیم ہے۔ اس کی آبادی پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ بندرگاہ کی وجہ سے نظارہ دلکش ہے۔ یہ ایک تجارتی شہر ہے۔ عربی ممالک کا دروازہ ہونے کی وجہ سے اس کی تجارت تمام عربی علاقوں سے وابستہ ہے۔ زیادہ تر آبادی عربوں کی ہے۔ لیکن کچھ یہودی بھی پائے جاتے ہیں۔ ہندوستانی تاجروں کی بھی اچھی خاصی تعداد ہے۔ باشندوں کی عام زبان عربی ہے۔ جو خالص اور کتابی عربی سے بگڑی ہوئی ہے۔ لباس ایک لمبا کرتہ ہے۔ جو دھوتی کے اندر ہوتا ہے۔ اور دھوتی گھٹنوں تک ہوتی ہے۔ اور دھوتی کے اوپر چمڑے کا کمربند ہوتا ہے۔ جس کے اندر خنجر ہوتا ہے۔ سر پر ایک کپڑے کی ہلکی سی ٹوپی ہوتی ہے۔ جس پر مختصر سا عمامہ ہوتا ہے۔ پاؤں عموماً ننگے ہوتے ہیں۔ ایک مختصر سی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ یہاں کی قابل دید چیز تالاب ہیں۔ جو نصف فرلانگ میں دو بڑی پہاڑیوں کے درمیان واقع ہیں۔ ان تالابوں کی تاریخ محفوظ نہ ہونے کے باعث عوام میں مختلف روایات مروج ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ حضرت سلیمان کے وقت کے ہیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ ملکہ سبا نے بنوائے تھے۔ بعض کہتے ہیں ترکوں کے عہد حکومت میں بنے ہیں۔ ان کے لشکر یہاں رہتے تھے۔ جن کے لئے شیریں پانی مہیا کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ ٹینک (Tanks) خشک ہیں۔ موجودہ جنگ عظیم کے دوران میں فوج کے لئے یہاں پانی جمع رہتا تھا۔ تالاب کے دروازہ کے قریب میوزیم ہے۔ جس میں قدیم عربی آثار پائے جاتے ہیں۔

شہزادہ یمن سے ملاقات کی کوشش

ہمیں مکرم ڈاکٹر فیروز الدین صاحب کے ذریعہ علم ہوا۔ کہ شہزادہ یمن عدن میں مقیم ہیں یہ سنکر ہمارے دل میں ان سے ملنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ خاکسار اور مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہی رات کے نو بجے ان کے جائے قیام پر پہنچے۔ شہزادہ سلطان البیحج کے محل میں مقیم تھے۔ جس پر عدن کی پولیس کا پہرہ تھا۔ عدن کی عام پولیس کا لباس خاکی نکر اور کرتہ اور سر پر رومی ٹوپی ہے۔ لیکن خاص پولیس کا ڈریس ہندوستانی پولیس جیسا ہے۔ یعنی سر پر سرخ پگڑی۔ البیحج کے والی کا نام سلطان عبد الکریم ہے۔ یہاں کے باشندوں کے عادات و اطوار قدیم عربوں جیسے ہیں۔ محل پر پہنچکر معلوم ہوا۔ کہ ولیعہد سیر کو تشریف لے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔ چنانچہ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد تشریف لائے۔

شہزادہ صاحب سے گفتگو

ہم انہیں دروازہ پر ملے السلام علیکم کہا۔ ہمیں اجنبی پاکر خندہ پیشانی سے ملے۔ اور ہم دونوں کو اپنے پہلو میں لے لیا۔ اور پیار کیا۔ خاکسار نے کہا۔ ہم ہندوستان سے آئے ہیں۔ اور آج ہی جہاز سے اترے ہیں۔ آپ کے یہاں آنے کا ذکر سنکر ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ کیونکہ آپ مسلمان شہزادہ ہیں۔ ہم کل افریقہ بحیثیت مبلغ اسلام روانہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں نے دین اسلام سے روگردانی اختیار کر لی ہے اور نصاریٰ اسلام پر سخت حملہ کر رہے ہیں۔ وہ آج ہر طرف تثلیث کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ تثلیث کو مٹانا توحید قائم کرنا ہمارا فرض عین ہے۔ ہم احمد علیہ السلام قادیانی کے پیرو ہیں۔ جو مہدی و مسیح ہونے کے مدعی ہیں۔

ہماری یہ مختصر سی گفتگو سن کر کہنے لگے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ کل صبح مجھے ملیں۔ میں آپ کو یہاں دوبارہ آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ ہم نے ان کی دعوت انشراح صدر سے قبول کی۔ اور کل صبح آنے کا وعدہ کیا۔

بیش بہا تحفہ

صبح کو ہم اپنے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "التبلیغ" لیکر گئے۔ جس کے ٹائیٹل پیج پر میں نے عربی میں لکھا۔ کہ یہ بیش بہا تحفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہم دونوں احمدی مبلغ شہزادہ یمن کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں۔ کہ شہزادہ صاحب اس کو قبول فرمائیں گے۔ اور ضرور اس کو ایک مرتبہ پڑھیں گے۔ ہم محل پر پہنچے۔ پولیس نے ہمیں نہ روکا۔ بلکہ تکریم و تعظیم سے پیش آئی۔ صاحب الباب نے ہمارے آنے کی اطلاع پہنچائی۔ ہمیں اندر داخل ہونے کا ارشاد ہوا۔ یہ ارشاد گورنر کی طرف سے تھا۔

گورنر سے گفتگو

ہمیں گورنر نے اپنے کمرہ میں بلایا۔ کمرہ میں دو پیچوان مغلوں کے زمانہ کی وضع و ساخت کے موجود تھے۔ ایک کی نالی کو بغل میں لے کر گورنر صاحب کش پر کش لگا رہے تھے۔ ہم سے پوچھا۔ کہ سیف الاسلام (یہ شہزادہ کا لقب ہے) سے ملنے کی کیا غرض ہے؟ مولوی بشارت احمد صاحب نسیم نے وضاحت سے بیان فرمایا۔ کہ ہم آنے والے مہدی جس کے مسلمان منتظر تھے۔ کی شہزادہ کو بشارت دینے آئے ہیں۔ کہ وہ قادیان میں پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ویسے بھی خود شہزادہ صاحب نے ہمیں مدعو کیا ہے۔ اس پر وہ بولا۔ ہاں آج سے پندرہ سال قبل میں اس کا ذکر سن چکا ہوں۔ اس پر خاکسار نے کہا۔ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ کہنے لگا اخبار و جرائد کے ذریعہ۔ لیکن تم اسے نبی مانتے ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تو نبوت بند ہے۔ اس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا۔ کہ تشریعی نبوت بند ہے۔ لیکن غیر تشریعی نبوت تو جاری ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں ملتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا۔ شہزادہ اس وقت آپ کو مل نہیں سکتے فارغ نہیں۔ ہم نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب انہوں نے ہمیں خود بلایا ہے۔ آخر بڑی ردو قدح کے بعد میں نے شہزادہ صاحب کے نام رقعہ لکھا۔ اور صاحب الباب کو دے دیا۔ تاکہ اندر پہنچا دے۔ صاحب الباب رقعہ لے کر باہر نکلا تو گورنر بھی ہمارے پاس سے اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا۔ اور باہر جا کر اسے کچھ کہتا رہا۔ ہم تاڑ گئے کہ یہ ہمارے راستہ میں روڑے اٹکا رہا ہے۔ اور سخت متعصب ہے۔ ہم نے دعاؤں پر زور دیا۔ تھوڑی دیر بعد گورنر واپس آکر کہنے لگا۔ کہ سیف الاسلام فی امان اللہ کہتے ہیں۔ اور آپ جا سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے چھوٹے بھائی سلطان احمد صاحب بھی تھے۔ مشورہ کیا کہ کسی نہ کسی طرح ہمارے آنے کی اطلاع ولی عہد تک پہنچ جائے۔ ولیعہد کے بلانے اور گورنر کے روڑے اٹکانے کی وجہ سے شہزادہ کے سارے عملہ میں احمدیت کا چرچا ہونے لگا۔ ہم وہاں سے اٹھے اور ایک اور وسیع کمرہ میں جو فرنیچر وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ بٹھائے گئے۔ اتنے میں مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کا واقف کار مل گیا۔ اس کے ذریعہ ولیعہد کے پاس اطلاع پہنچائی۔

شہزادہ صاحب سے دوسری ملاقات

ہمیں اندر بلا لیا گیا۔ شہزادہ صاحب خود دس بارہ قدم چل کر آگے آئے۔ اور ہم دونوں کو پہلو میں لے لیا۔ اور پیار کیا۔ اور کتاب "التبلیغ" جو مولوی صاحب کے ہاتھ میں تھی لے لی اور جب ٹائیٹل پیج پر یہ لکھا ہوا پایا کہ یہ میرے لئے ہدیہ ہے۔ تو بخوشی قبول کیا اور فوراً اپنا نام لکھ لیا۔ اور پوچھا کہ آپ کہاں مبلغ بن کے جا رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ افریقہ کہنے لگے اسلام قدیم پھیلانے کے لئے یا جدید۔ اس پر خاکسار نے کہا اسلام تو وہی ہے۔ لیکن جب لوگ اس سے غافل ہو گئے۔ تو ہر صدی کے شروع میں اس کی تجدید کے لئے مامور آتے رہے۔ یہی سنت اللہ اور یہی فرمان نبوی ہے۔ اس پر فرمانے لگے۔ اچھا ہم ایک مہدی کے منتظر نہیں۔ بلکہ دو کے ہیں اور اپنے دربار کے ایک عالم کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ دو میں سے ایک شرق میں ایک غرب میں۔ اس پر نسیم صاحب نے کہا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ تو ایک ہی موعود مہدی کی خبر دیتی ہیں۔ اور قرآنی معیار ہی بہترین معیار شناخت ہے۔ فرمانے لگے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مقصد تو ایک ہی ہے۔ اچھا فی امان اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی بخشے۔ چند اور دعائیں دیں۔ کئی بار مصافحہ کیا۔ اور جاتے ہوئے پرائیویٹ سیکرٹری کو اشارہ کیا۔ جس کو ہم سمجھ نہ سکے

شہزادہ صاحب کا عطیہ

ان کے اندر چلے جانے کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کچھ رقم نسیم صاحب کو پیش کی

جس پر ہم نے کہا ہمارا مطلوب مقصد یہ نہیں اور نہ اس غرض سے ہم یہاں آئے ہیں جو کام تھا وہ ہم نے کر لیا۔ بشارت بعثت مہدی دینی تھی وہ پہنچا دی لیکن ان کا اصرار رہا کہ مجھے حکم ہے آپ کے سفر کے پیش نظر یہ رقم پیش کروں۔ آپ اسے قبول کر لیجئے۔ مجبوراً ندامت سے گردن جھکائے اس کو قبول کر لیا۔ اور عدن کی جماعت کو سپرد کرتے ہوئے درخواست کی کہ رقم حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے حضور ارسال کر دی جائے۔

شہزادہ صاحب کی شخصیت

ولی عہد شہزادہ یمن اپنی عمر کی ساٹھویں بہار دیکھ رہے ہیں۔ ان کے والد والی یمن کی عمر ایک سو سے زائد بتلائی جاتی ہے۔ رنگ سانولا۔ فراخ چشم سفید ریش اور فربہ جسم ہیں۔ حکومت یمن کا بیشتر نظام ان کے سپرد مگر والی کی نگرانی میں ہے

عدن کی اہمیت

عدن عربی ممالک کا دروازہ ہونے کے باعث تبلیغی لحاظ سے اہم جگہ ہے۔ عرب کے ہر علاقہ کے لوگ یہاں پائے جاتے ہیں۔ اگر مقامی جماعت تبلیغ کی طرف توجہ کرے اور تبلیغی مرکز قائم کرے تو جلد ہی بہت مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ مبلغ کی تعیین تو حضور ایدہ اللہ کی توجہ خاص سے ہو چکی ہے۔ جن کے یہاں پہنچ جانے کی جلد امید ہے۔

احمدی نوجوانوں سے اپیل

آخر میں ہم اپنے احمدی نوجوان بھائیوں سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ خصوصیت سے وہ بھائی جو علوم دینیہ سے نوازے گئے ہیں۔ میدان وسیع ہیں اور خالی ہیں۔ زمینیں نرم اور پیداوار کے لائق ہیں۔ تھوڑی سی محنت سے بہت عمدہ اور بہت جلد اچھے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو پیش کر دینا چاہیئے۔ کام تو خدا تعالےٰ کا ہے اور اسی نے کرنا ہے۔ کسی کی علمیت کا دعویٰ اس فریضہ کو ہرگز ہرگز ادا نہیں کر سکتا۔ ہماری اس کے حضور صرف اور صرف یہی دعا ہے کہ وہ اپنے پیغام اور حضرت ایدہ اللہ کی آواز دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے آلہ کار بنائے اور ہماری زندگی حضور کے دامن سے وابستہ کر دے کہ ہم اس سے حاصل کر کے لوگوں تک پہنچا سکیں۔ حضور کو اس طرف کتنی توجہ ہے۔ فرماتے ہیں۔ سنبھلو اپنے نفسوں سے دنیا کی محبت سرد کرو۔ اور دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ۔ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی۔ پس اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دو۔ اور یہ نہ دیکھو کہ اس میں تمہیں کیا ملتا ہے۔ جو شخص دیکھتا ہے کہ اسے کتنے پیسے ملتے ہیں وہ کبھی خدا کی نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسی کو ملتی ہے جو اس کا نام لے کر سمندر میں کود پڑتا ہے چاہے موتی اس کے ہاتھ میں آئے اور چاہے وہ مچھلیوں کی غذا بن جائے ...... اب کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ خود خلیفہ اسے سنبھال نہیں سکتا۔ ...... پھر میرے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ نہیں کہ میری عمر کتنی ہو گی۔ اور اعلان مصلح موعود کی پیشگوئی پوری ہونے کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ نے مجھ سے جتنا کام لینا ہو لے لیا ہو (خطبہ امیر المومنین)

پس وقت ہے کہ ہم ہر میدان میں جائیں۔ قربانیاں دیں اور دیتے چلے جائیں۔ دوسرے ہماری جگہ لیتے چلے جائیں حتیٰ کہ جلد ہی دنیا سے کفر و ضلالت کو دور کر کے اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں۔ خاکسار بشارت احمد بشیر سندھی از حضرموت

امام مہدی کے ظہور کا وقت اور مسلمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں۔ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہو گا۔ یعنی تیرھویں تاریخ کو ...... اور چونکہ اس گرہن کے وقت مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۵)

پھر حضور اقدس نے بطور ہمدردی ناواقف لوگوں کو بتایا کہ:۔ "مہدی موعود تمہارے پاس آگیا ہے۔ مگر تم اس کی تکذیب کر رہے ہو۔" (نور الحق حصہ دوم ص۴۳)

افسوس کہ نادانوں نے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول نہ کیا۔ اور برابر انتظار میں بیٹھے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طبقہ علماء کی طفل تسلیوں سے مایوس ہو کر اس عقیدہ سے بیزاری کا اعلان کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ کوئی مسیح اور مہدی نہیں آئے گا اور ایک طبقہ تا حال اس لگائے بیٹھا ہے جب ایک معین وقت گزر جاتا ہے تو دوسرا وقت مقرر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ پہلے ۱۳۳۰ھ کا وقت مقرر کیا گیا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ "ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تو یہانتک کہہ دیا کہ اس ۱۳۳۰ھ میں امام ممدوح ظاہر ہوں گے۔" (اہل حدیث ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء از خواجہ حسن نظامی صاحب)

اس کے بعد ۱۳۳۱ھ و ۱۳۴۰ھ و ۱۳۵۵ھ و ۱۳۵۹ھ و ۱۳۶۰ھ مقرر کئے گئے۔ ۱۳۳۱ھ کے متعلق لکھا "یہ فسادات اور خونریزی اور اہل زمانہ کی موجودہ حالت اور مسلمانوں پر مصائب و تباہی شہادت دے رہی ہے کہ وہ شخص جلد آنے والا ہے۔ جس کے آنے کے سب منتظر ہیں۔ اور طبیعت زمانہ مقتضی ہے کہ قدرت جلد اپنا کرشمہ دکھائے۔ اور فراعنۂ زمانہ کی گردن توڑنے کے لئے موسیٰ دوران و مہدی آخر الزمان کو ظاہر کرے۔ اور تمام مواد فاسدہ کا قلع قمع کر کے دنیا کو عدل و داد سے پُر کر دے۔ اور تمام عالم پر قانون الٰہی جاری ہو۔" (رسالہ البرہان شعبان ۱۳۳۱ھ)

۱۳۴۰ھ کے متعلق لکھا۔ "۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے اور امید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان فتحیاب ہوں گے اور کامیاب رہیں گے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اس سال میں پیدا ہوں گے۔" (اخبار کشمیر میگزین لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

۱۳۵۹ھ کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب نے لکھا۔ "آج رات کے بارہ بجے جبکہ میری بستی میں تعزیوں کا گشت ہو رہا تھا۔ اور میرے سب بچے باہر گئے ہوئے تھے اور میں چپ چاپ بیٹھا ہوا ظہور مہدی کے مسئلہ کو سوچ رہا تھا۔ یکایک میرے دل کی آواز نے مجھ سے کہا کہ حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ لفظ مہدی کے عدد ۵۹ ہیں۔ اور یہ سنہ بھی ۵۹ ہے اس لئے حضرت مہدی کا معنوی ظہور اسی ۱۳۵۹ھ میں ہو جائے گا۔" (منادی ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء)

اب جبکہ ۱۳۵۹ھ والی میعاد بھی گذر گئی اور خیالی مہدی نہیں آیا۔ تو خواجہ صاحب نے لکھ دیا ہے کہ "دس ۱۹۱۱ء میں مصر اور فلسطین اور شام اور حجاز کی سیاحت سے واپسی کے بعد میں نے ایک کتاب حضرت امام مہدی کے ظہور کی نسبت شائع کی تھی۔ اس کے بعد کئی حصے اس ظہور مہدی کے سلسلے میں اسی سال شائع کئے تھے۔ پھر دوسری جنگ یورپ کے وقت دوبارہ چھوٹے سائز کا ایک مختصر رسالہ ظہور امام مہدی کے نام سے شائع کیا تھا۔ اور یہ سب میرے دلی جذبات اور عقائد کا مظاہرہ تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کا وقت آگیا ہے مگر جب حضرت امام کا ظہور نہیں ہوا تو میرے نفس نے (میرے ضمیر نے (ان دونوں میں بڑا فرق ہے) مجھے ملامت کی کہ تو خود بھی دھوکے میں رہا۔ اور دوسروں کو بھی دھوکے میں رکھا۔ کیونکہ تو نے حضرت امام مہدی کے ظہور ۱۳۵۹ھ کا وقت مقرر کر دیا۔ حالانکہ اس وقت کی جو علامات حدیثوں میں ہیں وہ سب ابھی پوری طرح ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن اب میرا خیال ہے کہ علامات پوری ہو گئی ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑی علامت ظہور امام مہدی کی تمام دنیا میں ظلم و جور کا پھیل جانا ہے۔ اور وہ ساری دنیا میں موجود ہے کوئی ملک کوئی علاقہ ظلم و ستم اور بے انصافی اور دغا فریب اور جھوٹ و بے ایمانی سے خالی نہیں رہا...... لہٰذا وقت آگیا ہے کہ حضرت امام مہدی فوراً ظاہر ہو کر ساری دنیا کو ظلم و جور سے اور گناہوں کی مصیبت سے بچائیں۔"

(منادی ۶ مئی ۱۹۴۱ء)

مگر یہ سب طفل تسلیاں ہیں ورنہ دل تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی نہیں آئے گا۔ حقیقت یہ ہے آنیوالا آچکا اور اس نے فرما دیا ؂

"قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیوں تم جیسے ہو بیل و نہار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار"

خاکسار محمد عبدالحئی از گنج مغلپورہ

103

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۹ ماہ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۹ احسان ۱۳۲۵ ہش بروز اتوار یوم سیرۃ النبی مقرر ہے۔ ہر جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس دن پبلک جلسے کئے جاویں۔ اور سیرۃ النبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر پیش کیا جائے۔

جملہ جماعتہائے اندرون ہند ایسے جلسے منعقد کر کے رپورٹیں دفتر نظارت دعوۃ التبلیغ میں بھجوائیں۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

کارخانہ کشید روغن کے اجرا کی تجویز!

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی بعض تجاویز کے ماتحت جن کارخانوں کے کھولنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ اُن میں سے سب سے پہلے جس کے کھولنے کا فیصلہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ وہ کشید روغن کا کارخانہ ہے۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور بسردست پانچ لاکھ روپیہ کے حصے فروخت کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں سے کمپنی کے اجراء کے بعد تین لاکھ روپیہ ایک سال کے اندر اندر مختلف اقساط میں جمع کیا جائے گا۔

اب تک بہت سے احباب کی طرف سے کثیر رقوم کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ اور ان رقوم کی رفتار بہت تیز ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب نے وعدے بھجوانے ہوں۔ وہ جلد بھجوائیں۔ کیونکہ مقررہ رقم کی وصولی کے بعد ایسا نہ ہو۔ کہ وہ مایوس ہو جائیں۔

ایک امر قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض احباب کی طرف سے صرف حصوں کو ریزرو کرنے کے خطوط آ رہے ہیں۔ ایسے احباب نوٹ کر لیں۔ کہ وہ اپنی رقوم سے اطلاع دیں۔ کہ وہ کتنے روپیہ کے حصے خریدنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ ایک حصہ کتنے روپیہ کا ہوگا۔ اُمید ہے احباب اس طرف فوری توجہ فرمادیں گے۔

(ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

کوئی مومن مومن نہیں ہو سکتا جب تک علمِ دین حاصل نہ کرے

(از حضرت امیر المومنین)

۱۵ مئی سے قادیان میں دینیات کلاس برائے طلبہ کالج شروع ہے۔ افسوس ہے کہ بیرون سے بہت کم دوست تشریف لائے ہیں۔ علم دین حاصل کرنے کی اہمیت سب جانتے ہیں پس اس اعلان کے ذریعہ سے سب قارئین کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانتے ہوئے فوراً اس کلاس میں شمولیت کے لئے اپنے شہروں سے طلبہ بھجوائیں اور ان پر پورا پورا اخلاقی دباؤ ڈالیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صحابہ کرام ـــــ یا ـــــ ان کے ورثا سے گذارش

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے لائبریری کی بنیاد رکھدی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم یہ اٹھایا ہے۔ کہ الفضل کے تمام فائل جمع کر لئے ہیں۔ یہ فائل محترم صوفی علی محمد صاحب نے مجلس کو عنایت فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ مجلس مرکزیہ ان کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہے، لیکن جماعت کی تربیت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائریاں۔ الحکم۔ البدر وغیرہ میں ہیں۔ جن کے فائل آج کل نہیں ملتے۔ پس میں عموماً جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ تا مجلس مرکزیہ نوجوانان جماعت کی تربیت کے سلسلے میں ان سے فائدہ اٹھا سکے۔

اسی طرح جن احباب کے پاس ریویو آف ریلیجنز۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ کے رسالہ جات کے فائل ہوں۔ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے اس عطیہ سے مجلس کی مدد فرمائیں۔

اگر کسی صاحب کے پاس مندرجہ بالا اخبارات میں سے کسی کے مکمل فائل ہوں۔ مگر وہ قیمتاً دینا چاہتے ہوں۔ تو وہ بھی تفصیلات سے مطلع فرمادیں۔ مجلس مرکزیہ انشاء اللہ مناسب ہدیہ بھی پیش کر دے گی۔

خاکسار غلام یٰسین (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

ضرورت

نظارت امور عامہ میں ایک معاون ناظر امور عامہ کی جگہ خالی ہے۔ جس کو پُر کرنے کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ اس آسامی کا گریڈ ۱۰۰ — ۶ — ۱۳۰ ہے۔

(ناظر امور عامہ)

الفضل کی اعانت اور احباب کا فرض

جن خریداروں کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرما کر دفتر کو مالی نقصان سے بچائیں۔ نیز اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور مجلس علم و عرفان کے تازہ بتازہ حالات۔ حضور ایدہ اللہ کے ایمان افروز الہامات، رؤیا و کشوف۔ ارشادات اور مجاہدین سلسلہ کے کارناموں کے مطالعہ سے محرومی کے نقصان سے بچائیں کیونکہ وی۔ پی واپسی کی صورت میں اخبار لازمی بند ہو جائیگا

منیجر

گورنمنٹ پنجاب کا ایک ضروری اعلان

پنجاب گورنمنٹ محکمہ سول سپلائیز کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء کے بعد ڈبل روٹی۔ نان۔ کلچہ وغیرہ اور ہر قسم کی کنفکشنری تیار کرنے میں میدہ اور سوجی استعمال نہیں کیجائے گی۔ اسی طرح حلوائی مٹھائیوں کے تیار کرنے میں جن میں نمکین اشیاء بھی شامل ہیں۔ میدہ۔ سوجی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتے۔

اس آرڈر کے خلاف ورزی کرنے والا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزا کا مستوجب ہوگا

(ناظر امور عامہ)

اعلان اخراج

میاں رحمت خان صاحب ولد لوٹا قوم جٹ چک نانوالی ضلع گجرات نے اپنی لڑکی مسماۃ رسول بی بی کا نکاح غیر احمدیوں میں کیا۔ اور اور بھی نامناسب کاروائیاں کرتے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے انہیں اس جرم میں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

سیف اللہ صاحب باجوہ لاہور کے متعلق ضروری اعلان

سیف اللہ صاحب باجوہ رکن مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو بذریعہ نوٹس اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اُن کے متعلق شکایت ہے کہ انہوں نے باوجود اس کے کہ ان کو بار بار نوٹس دیا گیا ہے کہ سینما دیکھنے سے پرہیز کریں نمازوں کے معاملہ میں سستی سے کام نہ لیں، اور خدام الاحمدیہ کے باقاعدہ ممبر رہیں۔ لیکن انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی چونکہ انہیں بار بار اس طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور انہوں نے اصلاح نہیں کی اور نہ کا پتہ معلوم ہو نہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں اپنی بریت کریں۔ اگر وہ امور عامہ کے سامنے پندرہ دن کے اندر اندر اپنی بریت پیش نہ کریں۔ تو جماعتی طور پر ان کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائیگی۔ [illegible] اس اعلان [illegible] دوستوں کو [illegible] اصلاح کی کوشش کریں۔ [illegible]

اعلان نکاح

اعلان نکاح:۔ میرے لڑکے محمود احمد صاحب کلرک ریلوے۔ حیدر آباد سندھ کا نکاح مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر چوہدری مراد بخش صاحب کی صاحبزادی صادقہ بیگم کے ساتھ حضرت مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ نے مورخہ ۲ مئی کو پڑھا۔

احباب دعا فرماویں یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت ہو۔ آمین۔ خاکسار قدرت اللہ سنوری

مسٹر سٹیفورڈ گورنمنٹ کالج برائے خواتین امرتسر

فرسٹ ایئر ایف ۔ اے اور ایف ۔ ایس سی (میڈیکل گروپ) کا داخلہ ۱۱ رجون ۴۶ء سے شروع ہوگا۔ درخواست ہائے داخلہ مجوزہ فارم پر مکمل خانہ پری کے بعد ۸ رجون ۱۹۴۶ء تک ادارہ کالج میں پہنچ جانی چاہئیں۔ نامکمل درخواستیں قابل غور نہ ہوں گی۔

صرف ان امیدواران سائنس کی درخواستوں پر غور ہوگا۔ جنہوں نے میٹرک کے امتحان میں ریاضی لی ہوگی۔ اور امتحان مذکورہ اول درجہ میں پاس کیا ہوگا۔ ان شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ کیونکہ نشستیں محدود ہیں۔

تاریخ و اوقات ملاقات حسب ذیل ہے۔

(۱) امیدواران سائنس ۱۱ رجون ۴۶ء ۸-۳۰ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر

(۲) امیدواران آرٹس ۱۳ و ۱۵ جون ۴۶ء ۸-۳۰ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر

سائنس اور آرٹس کلاسز میں باقاعدہ تعلیم ۱۷ رجون ۴۶ء سے شروع ہوگی۔ اور بورڈنگ ہاؤس میں نشستیں محدود ہیں۔

(ڈاکٹر مس کے پی ۔ فیروز الدین پرنسپل)

رشتہ مطلوب ہے

تین احمدی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر علی الترتیب ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۰ سال ہے۔ رشتے مطلوب ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ نیک دیندار اور امور خانہ داری میں ماہر ہیں لڑکے نیک اور برسر روزگار ہوں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجاوے۔ شیخ عبدالرحمٰن اسسٹنٹ ریلوے بورڈ ۔ ایلک سکویر نئی دہلی

اطبا اور ڈاکٹر

موسم گرما کو انسانی زندگی کے لئے بیحد خطرناک سمجھتے ہیں۔ انکی رائے ہے کہ گرمی کی زیادتی کی وجہ سے روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ اور جسم کی وہ رطوبت خشک ہونے لگتی ہے جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ نیز دل کی حرکت تیز۔ معدہ کمزور اور جگر میں حدت بڑھ جاتی ہے۔ اور کئی مہلک اور خوفناک بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ موسم گرما کے ان خوفناک اثرات کو دیکھتے ہوئے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اس جہنمی موسم سے جسم کو کیونکر محفوظ رکھا جائے۔ اس سوال کا جواب رئیس الاطبا حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کی مشہور و معروف دوا

"ٹھنڈک"

ہے جو ایسے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ جو طبیعت کو مدافعت کی قوت بخشتے ہیں۔ اور انسان کو اس قابل بنا دیتے ہیں۔ کہ ناگہانی طور پر اگر کوئی موسمی خطرہ پیش آجائے۔ تو طبیعت اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس کے قیمتی اجزاء جسم کو حرارت کی زیادتی دہائی پر بہتر میاں سے محفوظ رکھتے ہیں "ٹھنڈک" دل و دماغ کو قوی بنانے کے علاوہ انسان کو ہر قسم کی امراض متعلق موسم گرما سے باذن اللہ محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت خوراک تین ہفتہ تین روپے بارہ آنے دو ہفتہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں

سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) ۔ کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کرتی ہیں۔ ایک روپیہ کی پانچ گولیاں طبیہ عجائب گھر قادیان	خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

غذا کا راشننگ

کس طرح آپ کی مدد کرتا ہے

ہر شہری فرد کے لئے مساوی اور یقینی غذا۔ راشننگ جس مقصد کے لئے عمل میں آیا ہے۔ اس کا یہی مفہوم ہے۔ تقسیم کا تنہا طریقہ راشننگ ہے۔ غریب کو بھی اتنا ہی ملتا ہے۔ جتنا مالدار کو۔ کمی والے علاقوں کو بھی اتنا ہی ملتا ہے۔ جتنا فاضل اناج کے علاقوں کو۔ راشننگ ہی کے ذریعہ قیمتوں کا معیار قائم رکھنا اور ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کا انسداد کرنا ممکن ہے۔

اب تک تقریباً ۱۳ کروڑ انسانوں کی آبادی کیلئے جو شہروں اور گاؤں میں بسی ہوئی ہے۔ راشننگ کیا جا چکا ہے۔ چونکہ اناج کی رسد کم ہے۔ اس لئے راشننگ عجلت کے ساتھ دوسرے قصبوں اور علاقوں تک وسیع کیا جا رہا ہے۔

یاد رکھئے ـــــ یہ ضروری ہے کہ ذخیرہ محفوظ رکھا جائے تاکہ اپنے ہم وطنوں کی زندگی بچائی جا سکے۔ غذا کے راشننگ میں تعاون آپکا فرض ہے۔ راشننگ کے قواعد پر ایمانداری سے عمل کیجئے۔ اس طرح اپنا فرض ادا کیجئے اور جانیں بچایئے۔

مناسب قیمتوں پر Ⓡ سب کے لئے غذا

جاری کردہ ۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

لنڈن ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے اپنی فوجیں مصر سے نکالنے کے عوض میں یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ مصر برطانیہ کو کچھ اڈے دے۔ لیکن بعد میں یہ مطالبہ ترک کر دیا گیا۔

سری نگر ۲۸ مئی۔ کشمیر کی پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر ڈوگرہ فوج نے ساری پولیس کو غیر مسلح کر دیا ہے چالیس کانسٹیبلوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ اور اپنی مدد کے لئے مشرق وسطےٰ سے فوج کے چند دستے بلائے ہیں۔

لاہور ۲۸ مئی۔ سکھوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ایک سکھ لیڈر نے کہا کہ وزارتی مشن کی تجاویز کو ختم کرنے کے لئے ہم کرو یا مرو کا نعرہ لگا کر میدان میں اتریں گے۔ کیونکہ ان تجاویز سے سکھوں کی ہستی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ گو ہماری اصل جنگ انگریزوں کے خلاف ہوگی۔ لیکن اگر کانگرس اور مسلم لیگ نے بھی ان کا ساتھ دیا تو ہم ان کے خلاف بھی لڑیں گے

امرتسر ۲۹ مئی۔ سنٹرل اکالی دل نے ایک قرارداد کے ذریعے وزارتی تجاویز پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ سکھوں کی قوم کو مسلم اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ سکھ اسے کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

شملہ ۲۹ مئی۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ ۲ جون کو شملہ سے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں ۳ جون کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے سر فیروز خان نون کو خاص طور پر ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔

سری نگر ۲۹ مئی۔ اب حالت قدرے سدھر گئی ہے۔ کرفیو آرڈر کی پابندی کچھ نرم کر دی گئی ہے۔

الہ آباد ۲۹ مئی۔ فرقہ وارانہ فساد کے سلسلے میں فضا ابھی تک خراب ہے۔ اس وقت تک تیرہ اشخاص ہلاک یا مجروح ہوئے۔

بریلی ۲۹ مئی۔ حال ہی میں یہاں پر جو فرقہ وارانہ فساد ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے بریلی میونسپلٹی کے علاقہ کو چھ ماہ کے لئے فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برطانیہ کے وزیر خوراک نے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ بذریعہ طیارہ نئی دہلی سے عازم انگلستان ہو گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں فرمایا کہ میں خالص طبی وجوہ سے لنڈن جا رہا ہوں۔ اور فیڈرل کورٹ کی تعطیلات ختم ہونے تک واپس ہندوستان آ جاؤں گا۔

قاہرہ ۲۸ مئی۔ آج بعد دوپہر عرب سلاطین اور پریذیڈنٹوں کی تاریخی کانفرنس شروع ہو گئی یہ کانفرنس اینگلو امریکن کمیشن کی سفارشات کے خلاف متحدہ محاذ تیار کرنے کے لئے شاہ فاروق نے بلائی ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے برطانیہ کی مرکزی کرکٹ ٹیم ایم سی سی کو ایک اننگ اور ۱۹۴ رنز پر شکست دیدی ہے۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ امریکہ کے ایک مشہور سائنسدان نے بیان کیا کہ جراثیم پھیلا کر جنگ کرنے کے سلسلے میں امریکہ کے پاس ایک اتنا زبردست ہتھیار موجود ہے کہ اگر اس سے شمالی اور جنوبی امریکہ ایسے وسیع ترین براعظم پر حملہ کیا جائے۔ تو صرف ایک اونس جراثیمی مادہ تمام آبادی کو موت کی نیند سلانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

پشاور ۲۸ مئی۔ ریاست سوات کے ایک بڑے بازار میں آتشزدگی کا خوفناک واقعہ ہوا۔ جس سے دس لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ دو گھنٹے کے اندر اندر ۲۶۰ دوکانیں اور ۸۰ مکان راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ ریاست کے ولی عہد نے مصیبت زدوں کی مدد کے لئے دس ہزار روپے دیئے ہیں

الہ آباد ۲۸ مئی۔ شہر کی فضا کل سے پھر فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے۔ چھرا گھونپنے کی چار وارداتیں ہوئیں۔ جن میں سے ایک مہلک ثابت ہوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دن بھر کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے شہر کی سڑکیں شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہی ہیں۔

فرید کوٹ:۔ ۲۸ مئی۔ پرجامنڈل نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ دربار فرید کوٹ نے ہمارے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اس لئے ہڑتال ختم کر دی گئی ہے

لاہور ۲۸ مئی سونا

پونڈ ۶۷-۱-۱ ہو گئی ہے

قاہرہ ۲۸ مئی۔ مصری مزدوروں اور طلبہ کی مجلس عاملہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انگریز اب بھی ہمارے ملک کے جائز مطالبات منظور کرتے نظر نہیں آتے۔ وہ استعماری چند مفاہمت ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب مصر کے لئے اپنے حقوق و اختیارات کو حاصل کرنے کا یہی طریق باقی رہ گیا ہے۔ کہ وہ انہیں بزور بازو حاصل کرے

سرینگر ۲۸ مئی۔ آج شہر میں ہلکا سا فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ کشمیری پنڈتوں نے "مہاراجہ بہادر زندہ باد" اور "ڈوگرہ راج زندہ باد" کے قطعات آویزاں کر رکھے تھے۔ نیشنل کانفرنس کے حامیوں نے ان پر مٹی کا پلستر کر دیا۔ جس پر فریقین میں لڑائی شروع ہو گئی۔ مگر فوجی دستہ نے آکر ہجوم کو منتشر کر دیا۔

دہلی ۲۸ مئی۔ پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگلے اتوار کو ملک کی پبلک کو کشمیر کے عوام سے اظہار ہمدردی کرنے کے لئے یوم کشمیر منانا چاہیئے۔ اور مصیبت زدگان کے لئے چندہ جمع کرنا چاہیئے ممکن ہے ہمیں کشمیر بھیجنے کیلئے والنیٹروں کی بھی ضرورت ہو۔

چاندی ۶۷-۱۰-۱